سوال

(101)لڑکی کی رضامندی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر ممالک میں یہ مروج ہے کہ کسی بالغہ لڑکی کی شادی پانچ چھ سال کے نابالغ لڑکے کے ساتھ کردی جاتی ہے اوراس لڑکی سے اس کے متعلق کچھ بھی پوچھا نہیں جاتا۔ بالآخروہ لڑکی یا تو خودکشی کاارتکاب کربیٹھتی ہے یاچھپ چھپا کربدکاری کی مرتکب ہوتی ہے ،کیامذکورہ فعل (یعنی رشتہ داروں کالڑکی کانابالغ لڑکے کے ساتھ اس کی اجازت ومرضی کے بغیر نکاح کرنا شریعت اسلامی کی نظر میں جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام سراسر ظلم اورناانصافی ہے اورجاہلیت کے زمانہ کی یاد ہے اسلامی شریعت کے ساتھ اس کاکوئی تعلق نہیں ہے اسلام سے پہلے عرب کے جہال میں اس طرح کے ظلم ہوا کرتے تھے اوراس طرح کی جاہلیت کی رسوم ورواج چلتی رہتی تھیں عورتوں کوذرہ برابرعزت واحترام حاصل نہ تھا بلکہ انہیں جانوروں سے بھی کم ترسمجھا جاتا تھا انہیں بولنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔

گویاانہیں انسان ہی نہیں سمجھا جاتا تھا مگراسلام کے آنے کے بعدان کی حالت بتدریج سدھرنے لگی اوراللہ تعالی نے انہیں انسانی صف میں جگہ دی بلکہ انہیں انسانی زندگی نصف قراردیاگیااورقرآن حکیم نے اعلان کیاکہ :

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة:٢٢٨)

''یعنی جس طرح ان کے اوپرمردوں کے حقوق ہیں اسی طرح مردوں پران کے حقوق ہیں۔''

اس آیت کریمہ نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ان کے حقوق دلوائے اورقرآن کریم میں کئی مقامات پرعورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے ان کے حقوق اداکرنے اوران کے ساتھ ناانصافی نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے اورجناب

رسول اکرم ﷺ نے بھی اس سلسلہ میں کافی اصلاحی اقدام اٹھائے نکاح کے سلسلہ میں آپ ﷺ کاارشادگرامی ہے کہ :

''ورثاء کی مرضی کے ساتھ ساتھ جس عورت کانکاح کیا جائے اس کی اذن واجازت ورضاء معلوم کی جائے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

''ہر عورت سے اس کی اذن معلوم کرنا ضروری ہے ،یعنی (کنواری ہویا بیوہ باقی آپ نے فرمایا کہ بیوہ کو تو زبان کے ساتھ اپنی رضا بتاتی ہے اوراگر کنواری ہے تو اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔''

بہر حال کنواری سے پوچھنا بھی ضروری ہے اوراگر پوچھنے پر انکار کردے تو اس کا نکاح ہر گز ہر گز نہیں ہوگا۔خواہ اس کے والدین کی رضا بھی ہو تب بھی نکاح نہیں ہوگا۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ میرے والد نے میرا نکاح ایسے شخص سے کروایا ہے جس کے ساتھ نکاح کرنے میں میں راضی نہیں ہوں بلکہ اسے ناپسند کرتی ہوں اس کی یہ بات سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو یہ نکاح برقرار رکھنا نہیں چاہتی تو تو آزاد ہو سکتی ہے اس پر اس عورت نے کہا اب جب میرے والد نے یہ کام کردیا ہے تو میں بھی اسے برقرار رکھتی ہوں لیکن مجھے دیکھنا یہ تھا کہ عورتوں کو بھی کچھ حق حاصل ہے یا نہیں؟

بہر حال اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اگر عورت راضی نہیں تو وہ نکاح ہی باطل ہے،اگرچہ وہ نکاح والد ہی کیوں نہ کروائے۔بہر حال یہ رواج قطعاً غلط ہے اور عورت پر شدید ظلم وجبر بھی ہے اور عورت کی رضا کے بغیر اس طرح کا نکاح قطعاً باطل ہے۔لہذا ایسے ظلم کو بیک قلم وزبان بند کرنا چاہئے شریعت اسلامیہ ایسے مظالم کی ہرگز اجازت نہیں دیتی یہ جاہلیت کی رسوم ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب کرنا چاہئے ورنہ اس کے بہت برے نتائج نکلیں گے ان کے ذمے دار بھی یہی لوگ ہوں گے اوراللہ کے نزدیک ان کا بہت سخت مؤاخذہ ومحاسبہ ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 443

محدث فتویٰ